تنقید صحتِ الفاظ

از مولانا حفیظ الرحمان واصف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمہید

تقریباً نو برس کا عرصہ ہوا، احقر کے ایک دوست سید بدر الحسن صاحب نے اُن الفاظ کی ایک فہرست مرتب کی تھی جو اُردو میں غلط تلفظ یا غلط املا کے ساتھ رائج ہو گئے ہیں اور ان کی اصلاح کی کوشش کی تھی اپنی کاوش احقر کو انھوں نے برائے مشورہ و نظرِ ثانی دکھائی تھی۔ اُس وقت میں نے اُن سے عرض کر دیا تھا کہ بعض الفاظ غلط ہی سہی مگر غلطُ العام ہونے کی بہت سے فصیح ہیں۔ ان کی اصلاح مشکل اور غیر ضروری ہے تاہم چونکہ ان کا مقصد اظہارِ حقیقت تھا ان کے مسودہ پر نظرِ ثانی کی اور جہاں اُن سے سہو ہوا تھا اُن کو آگاہ کیا۔

اُن کی کتاب کا پہلا ایڈیشن "صحتِ الفاظ" کے نام سے ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا۔ کتاب دیکھ کر معلوم ہوا کہ اس کے مسودہ میں میرے دیکھنے کے بعد کافی اضافہ ہوا ہے اور بہت سے مقامات پر انھوں نے میری رائے کو تسلیم نہیں کیا ہے خیر! کوئی گلہ نہ ہوتا، لیکن یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ پیش لفظ میں احقر کا بھی حوالہ دیا گیا ہے یعنی اگر اُن سے کوئی سہو ہوا ہے یا انھوں نے کوئی اجتہاد فرمایا ہے تو اس کی ذمہ داری احقر پر ڈال دی گئی ہے۔

[illegible]

مجھ پر طنز کیا ہے۔ پس میں واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ بتدبدر الحسن صاحب کی رائے یا غلطی کی ذمہ داری مجھ پر نہیں ہے۔ اور میں ان کے اکثر اجتہادات سے متفق نہیں ہوں۔ زیر تنقید کتاب کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۸ء میں لاہور سے شائع ہوا۔ اس کی ضخامت پہلے ایڈیشن سے زیادہ ہے۔ اس کے پیش لفظ میں بھی احقر کا نام موجود ہے۔ اس وقت یہ طبع دوم میرے سامنے ہے۔ اس میں جہاں مجھے اُن کی رائے سے اختلاف ہے اُردو کا ایک ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے اس کی نشاندہی بغرض معذرت ضروری سمجھتا ہوں۔

زبان کے بارے میں یا جس موضوع پر جو کچھ عرض کرتا ہوں اس کی بنیاد خلوص اور نیک نیتی پر ہے۔ اس کو قدامت پسندی کہا جائے یا تنگ نظری۔ اختیار ہے۔ ہر شخص کو اپنی مادری زبان سے محبت ہوتی ہے۔ مجھے بھی ہے۔ اس کی مظلومیت مجھے صاف گوئی پر آمادہ کرتی ہے۔ چاروں طرف سے اس پر یلغار ہو رہی ہے اور اس کی حمایت و حفاظت کے لیبل لگا کر ہو رہی ہے اور ہمارا یہ حال ہے "کہ تک تک دیدم دم نہ کشیدم"۔

میرا گلہ شکوہ اہلِ زبان سے ہے۔ ان میں خود اعتمادی نہیں رہی۔ اپنی شیریں لطیف اور مرصع زبان کی قدر و قیمت اور معیارِ فصاحت کو بھول گئے۔ ہر ایک فلاسفر کو ادیب شاعر اور ہر ایک کرسی نشین کو اُردو کا دیوتا تصور کرنے لگے۔ اَلْحَقُّ مُرٌّ گلہ شکوہ کا انداز ممکن ہے سخت ہو گیا ہو۔ اس میں مجھے معذور تصور فرمائیں۔ اصل مقصد و منشا کو پیشِ نظر رکھیں۔ احقر کی غلطی اور سہو و خطا سے آگاہ کریں اور برہم ہونے کے بجائے دلائل کا جواب دلائل سے دیں۔ وَالْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْل۔

احقر حفیظ الرحمٰن واصف

اُردو بازار دہلی

تنقید

بسم اللہ وبعونہ

فاضل مصنف نے جو عنوانات قائم کیے ہیں ان پر ترتیب وار نظر ڈال کر نمبر عنوان کا حوالہ دیکر اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔ اگر کوئی لفظ نظر سے رہ گیا ہو تو تقاضائے بشریت سمجھیں جس لفظ کی تحقیق لکھی گئی اگر آگے وہ دوبارہ آیا ہے تو مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

عنوان نمبر ۱

فاضل مصنف نے پہلا عنوان قائم کیا ہے "غلط بولے جانے والے الفاظ" ردیف وار لمبی فہرست ہے قابلِ غور الفاظ درج ذیل کرتا ہوں۔

اَبَد (بفتحتین) معنی لکھے ہیں، انتہا (آئندہ) یہ معنی غلط ہو گئے۔ اصل معنی ہیں۔ زمانہ آئندہ لا انتہا ہی۔

اَجَل (بفتحتین) اصل معنی میعاد مقررہ یا وقت معینہ موت کے معنی کنایۃً مراد لیے جاتے ہیں۔

اِختلاج۔ (بکسر اول) کسی عضو (مثلاً آنکھ وغیرہ) کا غیر ارادی اور غیر معمولی حرکت کرنا۔

اُردو محاورے میں صرف دل کی غیر معمولی یا تیز حرکت کے لیے بولا جاتا ہے جو ایک قسم کا مرض ہے۔

اِذکار۔ (بکسر اول) یاد دلانا۔ ذِکر (بکسر اول) کے معنی ہیں اللہ کو یاد کرنا یا تحمید و تسبیح۔ ذکر کی جمع اَذکار۔

(بفتح اول) اور اسم فاعل ذاکر۔ اذکار کا اسم فاعل مُذکِّر۔

اِرتکاب۔ (بکسر اوّل) فعل ممنوع یا فعل قبیح کے لئے بولا جاتا ہے۔ اچھے کام کا ارتکاب نہیں ہوتا۔

اَزل۔ (بفتحتین) اللہ کی ذاتِ واحد کے سوا ہر چیز کی ابتدا ہے۔ اللہ ازلی ابدی یعنی قدیم ہے۔ زمانہ کو لا انتہا ہی کہنا صرف افہام و تفہیم کے لئے ہے۔ فی الحقیقت زمانہ مخلوق ہے اور ہر شی مخلوق فانی اور حادث ہے محاورہ میں ازل سے آفرینش کا پہلا دن مراد لے لیا جاتا ہے۔

اُستخوان۔ (بضم اوّل) تلفظ میں بھی واؤ شامل ہے۔ معدولہ نہیں ہے۔

اَصراف۔ (بفتح اوّل) صَرف بفتح اوّل کی جمع اَصراف نہ عربی میں ہے نہ اُردو میں عربی میں مَصرف کے معنی ہیں خرچ کرنے کی جگہ۔ اس کی جمع مَصارف ہے یہی جمع اُردو میں صَرف کی جمع کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ صَرف کے معنی ہیں گردش، تغیر، تبدیلی۔ اس کی جمع صُروف (بضم اوّل) اُردو میں رائج نہیں ہے۔

اعتناء (بکسر اوّل) پروا کرنا، قصد و اہتمام، توجہ و اشتغال

اَعراف بفتح اوّل صحیح ہے جنّت و دوزخ کے درمیان کا طبقہ۔ (ادبی بھول بھلیاں میں مفصل بحث ہے)

اِقتباس۔ (بکسر اوّل) اصل معنی تھوڑی سی آگ مانگ لینا مجازی معنی کسی سے علم حاصل کرنا۔ استفادہ کرنا۔ ضرورت کے مطابق دوسرے کا کلام اپنے کلام میں شامل کرنا۔

اِقلیم۔ (بکسر اوّل) اس کے اصل معنی ملک نہیں ہیں منطقہ ہیں۔ ایک منطقے میں کئی ملک ہوتے ہیں۔ یہ جغرافیہ کا اصطلاحی لفظ ہے۔ خطِ استوا سے شمال کی طرف ہر دس درجہ پر خط عرض البلد ہے اس کو منطقہ (بکسر اوّل) کہتے ہیں۔ سات شمالی منطقے آباد ہیں یہی ہفت اقلیم اور ربع مسکون ہیں۔ اور دو منطقے منجمد غیر آباد ہیں۔ (خطِ استوا سے جنوب کی طرف آسٹریلیا وغیرہ اُس وقت تک دریافت نہیں ہوا تھا) ملک

کے معنی مجازاً مراد لئے جاتے ہیں ۔

اِلحان ۔ (بکسرِ اوّل) اچھی آواز سے پڑھنا یا گانا ۔

اَمثال ۔ (بفتح اوّل) مِثل بکسرِ اوّل اور مَثَل بفتحتین دونوں کی جمع اَمثال بفتح اوّل آتی ہے ۔

ایاغ ۔ (بفتح اوّل) پیالہ کو بجائے (ہ) کے الف سے پیالا لکھنا غلط ہے ۔ یہ فارسی لفظ ہے اس میں اجتہاد درست نہیں ۔

بغل ۔ یہ فارسی لفظ ہے اور بفتحتین ہے ۔ اس کے معنی ہیں پہلو، بازو اور پسلیوں کے درمیان کا حصہ ۔

فرداکہ واعظ می رسد تفسیر قرآں در بغل　　من نیز حاضر می شوم تصویر جاناں در بغل

پہلا مصرع یاد نہیں تھا ۔ کچھ اپنی طرف سے اور کچھ یادداشت پر زور دیکر شعر لکھا ہے ۔

(واصف)

اُردو میں بھی بغل بفتحتین بولتے ہیں ۔ ذوق کہتے ہیں :۔

تم بیٹھے بغل میں جو رقیبِ دغلی کی　　کی گرم بغل ہم نے بھی گور بغلی کی

(متفرقات یا صفحہ ۲۴۲)

عربی میں بَغْل ، بفتح اوّل وسکون دوم کے معنی ہیں خچر ۔ اس کی جمع بِغال بالکسر

پروردگار ۔ اس میں دال موقوف ہے ۔ مکسور نہیں ۔

پذیرائی ۔ ایرانی ڈکشنری (سلیمان حییم) میں تمام مشتقات ذال سے لکھے ہیں ہمیں ایسی کیا ضرورت پیش آگئی ہے کہ (ز) سے لکھیں ۔ یہ دلیل کہ ذال فارسی میں نہیں ہے واقعتہً غلط ہے ۔

اگر اہلِ ایران ذال کو بدیشی کہہ کر ملک بدر کرنا چاہتے ہیں ۔ تو کیا اہلِ ہند کے نزدیک (ز) بدیشی نہیں ہے؟ پھر پذیرائی میں (ز) کیوں گوارا ہے؟ اسی طرح اور بھی بہت سے حروف بدیشی ہیں ۔ مثلاً ٹھاٹھا ، جھٹانت ، پٹانہ ، ٹھنا ، جھوٹا ، ٹھنا ۔ غرانا ، ودغلانا ۔

سراق پراق۔ وغیرہ کیا خ غ ق بدیشی نہیں ہیں جو ابھی ہے بلکہ [illegible]
ہے تو اپنی اس بھونڈی تجدد پسندی کو اس غریب اردو پر نہ لادیئے۔

پوچ۔ (بضم اول) اس کے اصل معنی ہیں کھوکھلا، بے مغز۔ اردو میں بواو مجہول بولا جاتا ہے اور یونہیں فصیح ہے تا یعنی پیچ نہیں ہے۔ مفرد بھی استعمال ہوتا ہے۔

تذرو۔ (بفتحتین) نقطہ والی ذال سے ہے۔ فارسی لفظ ہے۔ عربی نہیں۔ اور اہل لغت لکھتے ہیں کہ دال مہملہ سے لکھنا اور ترجمہ کبک یا چکور کرنا غلط ہے۔ معنی ہیں تذرو صحرائی۔

تعارض۔ مخالف ہونا۔ مقابل ہونا۔

تفرقہ۔ ایک دوسرے سے جدا کرنا۔ تفریق اور تفرقہ کے ایک ہی معنی ہیں۔

تنازع۔ آپس میں کھینچا تانی کرنا جھگڑا کرنا۔

ثابت۔ وہ ستارہ جو غیر متحرک ہو۔

ثبوت۔ ثابت ہونا۔ قائم ہونا۔ اور اصطلاحاً وہ چیزیں از قسم دلائل و شواہد جن سے دعوی کو ثابت کیا جائے۔

ثقافت۔ (بفتح اول) بالکسر صحیح نہیں

جدول۔ (بفتح اول) پانی کھیت میں پہونچانے والی نالی یا چھوٹی نہر۔ حاشیہ کو جدول نہیں کہتے۔ اصطلاحاً صفحے پر لکیریں جو عبارت کے چاروں طرف کھینچی جاتی ہیں۔

چغل۔ اردو میں چغل کوئی لفظ نہیں ہے۔ یا تو چغلی ہے یا چغلخور۔ فارسی میں بمعنی ہے۔ یعنی غماز۔ چغلی کے معنی غمازی۔ اردو میں جس طرح بولا جاتا ہے وہی فصیح ہے۔ چغلخور مخفف ہے چغلی خور کا۔

چوک۔ (بفتح اول) مرکزی مقام جو اکثر چوکور ہوتا ہے۔

خرگہ۔ یہ لفظ فارسی الاصل ہے ہائے مختفی سے صحیح ہے۔ اور مشہور و متعارف املا

کہا ہے۔

حُبُوب۔ (بضم اوّل) حب بفتح اوّل کی جمع۔ اس کے معنی ہیں دانہ مجازاً گولی (دوا کی ہو یا مٹھائی کی) ایک دانہ کے لئے حَبَّۃٌ اس کی جمع حَبّات۔ (عربی)

حس۔ (بکسر اوّل سین مشدد) قوتِ احساس۔ پانچ حاسّوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ سے معلوم کرنے کی صلاحیت۔

حواس خمسہ یہ ہیں :۔ باصرہ، ذائقہ، شامہ، سامعہ، لامسہ۔ چھونے کی تخصیص صحیح نہیں۔

حَشَم۔ (بفتحتین) اہل وعیال، نوکر چاکر، رعیت۔ یہ لفظ بکسر اوّل نہیں ہے۔ یہ واحد وجمع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ عربی میں اس کی جمع بھی آتی ہے۔ اَحشام واضح ہو کہ حشم حشمت کی جمع نہیں ہے۔

حشمت : (بفتح اوّل وسکون ثانی۔ ایضاً بفتحتین) بمعنی حَشَم۔

حظ۔ (بفتح اوّل)، ظ مشدد) حصہ یا نصیب۔ رزق عظمت۔ اس کے معنی لطف و مزہ نہیں ہیں۔

حلف۔ عہد و پیمان اور قسم کے معنی میں تین لغت آتے ہیں۔ بفتح اوّل وسکون ثانی۔ بفتح اوّل وکسر ثانی۔ بکسر اوّل سکون ثانی۔ اُردو میں بفتحتین بولا جاتا ہے اور غلط العام فصیح میں داخل ہے۔

حماقت۔ اصل لغت بفتح اوّل ہے مگر اُردو میں بکسر اوّل فصیح ہے۔

حَوصَلہ۔ (بفتح اوّل وبفتح صاد) اصل معنی پرندے کا پوٹا یعنی معدہ۔ پوٹے کی ہڈی نہیں مجازی معنی جرأت وہمت۔

خاصیت۔ دراصل صاد بھی اور (ی) بھی دونوں مشدد ہیں

خجالت۔ اُردو میں بکسر اوّل بھی فصیح ہے۔

خراماں ۔ خرامیدن کا اسم فاعل سماعی ہے۔ ٹہلنے والا بکسر اول ہے بالفتح نہیں۔
خیساندہ بکسر اول بیائے معروف ہے خساندہ (بغیر یا) صحیح نہیں۔
ذوالفقار ۔ فقار بفتح اول ۔ ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تلوار کا نام
اس پر ہڈی کے مہروں کی طرح ابھار بنے ہوئے تھے ۔ اس کا ترجمہ دو دھاری تلوار کرنا
غلط اور خلاف واقع ہے ۔
ذہانت ۔ اصل میں بفتح اول ہے ۔ اُردو میں بکسر اول بھی فصیح ہے ۔
رباط ۔ بکسر اول ہے بالفتح نہیں ۔ اسی کے معنی بند حن بھی ہیں اور مسافر خانہ بھی۔
رحل ۔ بفتح اول ہے ۔ بکسر اول نہیں ۔ اس کے معنی منزل، سواری، مرحلہ وغیرہ ۔ اسی سے تپائی
مُراد لی جاتی ہے ۔
رحم ۔ بچہ دانی کے معنی میں اس کے دو تلفظ ہیں ۔ بفتح اول او رکسر ثانی ۔ اور بکسر اول سکون ثانی ۔
تیسرا تلفظ بفتح اول وسکون ثانی ۔ اس کے معنی مہربانی ۔ یہ چوتھا تلفظ بفتحتین عربی میں نہیں
ہے ۔ فاضل مصنف نے یہ چوتھا تلفظ لکھ کر معنی لکھے ہیں چاولوں کی بنجیری ۔ یہ محض اُردو
میں ہے اور شاذ ہے ۔ عربی فارسی میں نہیں ہے ۔
رستگاری ۔ رہائی وبراءت کے معنی میں بالفتح ہے ۔ بالضم نہیں ۔
رفاہ ۔ لغۃً بفتح اول ہے ۔ اُردو میں بکسر اول بھی فصیح ہے ۔
رقم ۔ لغت میں بفتح اول وسکون ثانی ہے ۔ اُردو میں بفتحتین فصیح ہے بمعنی لکھنا، نیز علامات
اعداد وغیرہ ۔
سفال ۔ (بکسر اول) مٹی کا ٹھیکرا یا برتن ۔
سرہانا ۔ وہ جگہ جہاں تکیہ رکھا جاتا ہے ۔ بالین تکیہ کو کہتے ہیں ۔ سرہانے کو نہیں ۔
سفید ۔ لغۃً بکسر اول و دوم و بیائے معروف ہے لیکن اُردو میں بفتح اول و دوم و یائے
مجہول فصیح ہے ۔

سنون۔ بمعنی منجن۔ بفتح اوّل ہے بالضم نہیں۔

شتم۔ (بفتح اوّل) مصدر ہے معنی گالی دینا۔ گالی کو عربی میں شتیمہ کہتے ہیں۔

شجرہ۔ کے معنی درخت ہے چونکہ نسب نامہ کو بطور زینت درخت کی صورت میں درج کرتے ہیں اس لئے اس کو شجرۂ نسب کہتے ہیں۔ صرف شجرہ کے معنی نسب نامہ کے نہیں ہیں۔

شمع۔ بفتح اوّل وسکون ثانی ہے۔ بفتحتین نہیں۔

صَلا۔ (بفتح اوّل) یہ دراصل بالف مقصورہ ہے۔ اس کے معنی وہ آگ جو مسافروں کی آگاہی اور راہ نمائی کے لئے خیمہ یا گھر کے باہر جلائی جائے۔ یا ریگستان عرب کے بدویوں کی عادت اور معمول تھا۔ اس کے مجازی معنی اذنِ عام ہیں۔ بلاوا یا پکار یا دعوت نہیں۔

ضلع۔ اس کے اصل معنی پسلی کے ہیں بسکون لام و بفتح لام لغتہً دونوں طرح صحیح ہے۔

عرض۔ (بفتح اوّل وسکون ثانی) پیش کرنا۔ التجا اور چیز ہے۔

عروض۔ (بفتح اوّل) علم عروض وہ علم ہے جس میں شعر گوئی کے قواعد وضوابط اور اوزان وبحور وغیرہ کا بیان ہوتا ہے تقطیع بھی اس کا ایک شعبہ ہے۔

عفونت۔ بضمتین صحیح ہے بفتح اوّل غلط۔

علی حدہ۔ یہ دو لفظ ہیں علیٰ + حدہ۔ دوسرا لفظ بکسر اوّل و فتح دوم بروزن صلہ وگلہ۔ مادّہ "وح د" حدۃٌ کے معنی منفرد ہونا مستثنیٰ ہونا۔

علاقہ۔ بکسر اوّل اور بفتح اوّل دونوں طرح صحیح ہے معنی ہیں تعلق۔ عربی میں دونوں کے معنی میں ذرا سا فرق ہے۔ بالکسر اوّل کے معنی تعلق ظاہری جیسے تسمہ سے باندھنا وغیرہ اور بالفتح کے معنی تعلق باطنی جیسے محبت یا عداوت۔ مگر اردو میں یہ فرق نہیں ہے

عوج بن عوق۔ دونوں لفظ بضم اوّل ہیں بالفتح نہیں۔

غدود۔ عربی لغت میں غُدَّۃٌ (بضم اوّل ودال مشدد) بمعنی گلٹی۔ اس کی جمع غُدَد

(بضم اوّل و فتح دوم) بروزن اُپج ہے۔ اردو میں غدود اسی کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔
قرارت۔ بروزن عبارت صحیح ہے۔ بروزن حیرت غلط اور قابلِ ترک ہے۔ الف ساکن
کے بعد ہمزہ مفتوح ہے۔ ہمزہ الف کے اوپر نہیں ہے۔
قوس قزح۔ اردو میں اس کو دھنک کہتے ہیں۔
قہر۔ لغوی معنی ہیں دوسرے پر زبردستی سے غالب آنا۔ اردو میں غیظ و غضب کے
معنی میں بولتے ہیں۔
گروہ۔ اردو میں بکسر اوّل فصیح ہے۔
گوارا۔ اردو میں بفتح اول صحیح ہے۔
گھایل۔ صحیح لفظ بفتح یا ہے ہمزہ نہیں ہے۔ پایل بھی اسی قبیل سے ہے۔ قافیہ پھیل اور
میل کے ساتھ درست ہوگا لیکن بعض شعرا نے قائل مائل کے ساتھ بھی قافیہ
باندھا ہے۔
گٹھڑ۔ گٹھڑی کوٹھڑی پٹڑا پٹڑی کٹھڑا۔ اہل دہلی ڑ لاۓ ہندی سے بولتے ہیں۔
یوپی والے راۓ قرشت سے بولتے ہیں۔ یہ علاقائی لہجے کا اختلاف ہے۔ ٹھیکرا
اور ٹھیکری کو اہل یوپی ٹھیکڑا اور ٹھیکڑی کہتے ہیں۔
متعارف "جانا پہچانا" کے معنی میں بفتح را صحیح ہے۔
مجالست۔ صحیح معنی ہم نشین ہونا۔ مل بیٹھنا۔
مُرتہن۔ بکسرہ ہا۔ وہ شخص جو کسی کی چیز کو اپنے پاس بطور رہن رکھتا ہے اور بفتح ہا کے معنی وہ چیز جو رہن
کے بدلے میں لی جاۓ۔ اور جو چیز گروی رکھی جاۓ وہ مرہون۔ گروی رکھنے والا
راہن۔
مرچ۔ اردو میں بکسر اوّل و فتح دوم فصیح ہے۔
مسَل۔ سین سے غلط ہے۔ ث سے صحیح ہے۔ اس کے متعلق مفصل بحث اخبار "ہماری زبان"

مؤرخہ یکم دسمبر ۱۹۴۸ء میں شائع ہو چکی ہے۔

مُسَوَّدہ۔ (بضم اوّل و فتح ثانی و تشدید واو مفتوح) بروزن مؤرخہ بھی صحیح ہے۔ اور بضم اوّل و سکون دوم دال مشدد مفتوح بروزن مُسْتَدَّہ بھی صحیح ہے۔ البتہ اوّل الذکر زیادہ مشہور اور مستعمل ہے۔

مُشَبِّہ۔ بکسر بائے مشدد کے معنی تشبیہ دینے والا۔ اور بفتح بائے مشدد وہ چیز جس کو تشبیہ دی جائے اور جس چیز سے تشبیہ دی جائے وہ مُشَبَّہٌ بِہٖ ہے۔

مکحل۔ (بضم میم و فتح حا) آخر میں تائے مدوّر ضروری ہے۔ صحیح لفظ مُکْحُلَۃ بضم اوّل و ضم حا ہے بمعنی سرمہ دانی۔ اور مِکْحَلَۃ بکسر میم و فتح حا کے معنی ہیں سرمہ لگانے کی سلائی۔

مِنطقہ۔ لغتاً اس کے معنی ہیں کمر کا پٹکا یا پیٹی۔ جغرافیہ کی اصطلاح میں دس درجہ کے خط عرض البلد کے اندر کرۂ زمین کا حصہ۔ خط استوا سے شمال کی طرف نوے درجہ میں سے ستر درجہ تک آبادی ہے یہی ہفت اقلیم کہلاتے ہیں۔

موسم۔ اصل کے لحاظ سے بکسر حرف سوم صحیح ہے لیکن غلط العام کے تحت بفتح حرف سوم فصیح ہے۔ وہ سب الفاظ جن کے مادہ میں حرف اوّل واو ہے (اس کو مثال واوی کہتے ہیں) اس کا اسم ظرف عربی میں بکسر حرف سوم آتا ہے لیکن اردو میں بفتح حرف سوم ہی بولا جاتا ہے اور یہی فصیح ہے۔ جیسے مولد، موضع، موقع، موسم، مورد وغیرہ۔

مُؤَجَّل۔ وہ امر جس کے لئے کوئی میعاد یا مدت مقرر کر لی جائے۔ اس کے معنی جلد نہیں ہیں جلدی کے معنی میں مُعَجَّل (دوسرا حرف عین) ہے۔

نِژاد۔ بکسر اوّل ہے۔ بالفتح نہیں۔ معنی اصل نسل نسب۔

نَدامت کے معنی پچھتاوا۔ اور پچھتانا شرمندگی نہیں۔ (بفتح اوّل ہے)

نَقض۔ اس کے معنی ہیں توڑنا۔ نقضِ امن کو توڑنا۔ فساد پیدا کرنا۔ (بفتح اوّل ہے)

تیت ۔ یہ تشدید یا اور تخفیف یا دونوں طرح صحیح ہے۔

ورثاء ۔ وارث کی جمع ورثہ بفتحتین اور طالب کی جمع طلبہ آتی ہے۔ وُرثاء اور طُلباء غلط ہے

وزارت ۔ بفتح اول بھی صحیح اور بکسر اول بھی صحیح ۔

ہرج ۔ (بفتح اول وسکون ثانی) اس کے معنی ہیں فتنہ و فساد، مار کاٹ ۔ اور حرج (بہائے حطی) بفتحتین کے معنی ہیں گناہ یا باز پرس اُردو میں جس معنی میں استعمال ہوتا ہے وہ حائے حطی ہے۔ حرج خرچہ کا محاورہ بھی اسی سے بنا ہے۔ یاد رکھیے اس کو بہائے ہوز لکھنا غلط ہے ہرج اور حرج دونوں لفظ عربی ہیں ۔ (ح میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہوگیا)

ایک محاورہ خواتین میں رائج ہے ۔ ہرج مرج ۔ اس کے معنی ہیں ۔ اضطراب تشویش گتھم گتھا فتنہ فساد ۔ یہ عربی محاورہ ہے ۔ اس کے دونوں جز خالص عربی ہیں (بفتح اول وسکون ثانی) جب کچھ رقم پس انداز کرتی ہیں تو کہتی ہیں۔ ہرج مرج کے لئے لگا رکھی ہے ۔ بھئی ہرج ہے مرج ہے کیا خبر کسی وقت کیا ضرورت پیش آجا اُردو میں دونوں لفظوں کا تلفظ بفتحتین ہے ۔ فرہنگ آصفیہ میں عربی لغات سے لفظوں کی تشریح نقل کر دی گئی ہے ۔ اُردو میں بطور محاورہ عام طور پر رائج ہے یہ نہ کھولا ۔ یہ مؤلف کا سہو ہے فارسی میں یہ محاورہ آیا ہے ؎

از ہجوم ہرج مرج آزادگاں در فتنہ اند وز وفورِ جورِ ظلم آئینہ ہا دار و غبار
من وخیالِ بتش، ہرج مرج دہر نگر کہ گاہ یلک کسی می شود شکر زارے

(بہار عجم)

بعض لوگ تلفظ میں غلطی کرتے ہیں ۔ اس میں یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ دوسرے لفظ کو مرض خیال کر کے (ہرض مرض) ہرز مرز کہدیتے ہیں ۔ اس صورت میں "ہرز" کو تابع مہمل مقدم قرار دیتے ہیں ۔ یہ محض غلط فہمی ہے صحیح ہرج مرج ہی ہے ۔

اختلاف تلفظ سے تین لغت اور ابھر آئے ۔ ہرض ۔ ہرز ۔ مرز عربی میں یہ تینوں

مادے ہیں۔ مگر ہمارے مضمون سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

عنوان نمبر ۲

اس کے بعد فاضل مصنف نے دوسرا عنوان قائم کیا ہے" الفاظ ذیل کے صرف پہلے حرف متحرک ہیں" یعنی حرف اول متحرک اور دوسرا ساکن ہے۔ اس عنوان کے تحت جتنے الفاظ ہیں اُن میں سے جو غلط درج ہوئے ہیں وہ مندرجۂ ذیل ہیں :-

رس۔ بفتحتین صحیح ہے۔ بسکون دوم غلط۔

سرف۔ عربی میں بیجا خرچ کرنے کے معنی میں بفتحتین ہے۔ مگر یہ لفظ اُردو میں استعمال نہیں ہوتا۔ اُردو میں اس کا باب اِفعال اسراف۔ بیجا خرچ کرنے کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ مُسرف بضم اول اس کا اسم فاعل ہے۔

لمق۔ بضم اول و سکون ثانی۔ اور بضمتین دونوں طرح صحیح ہے۔

نطب۔ بضمتین بھی صحیح ہے اور بسکون ثانی بھی صحیح۔

لحد۔ اگرچہ صحیح بفتح اول و سکون دوم ہے۔ مگر اُردو میں غلط العام فصیح کے تحت آتا ہے۔ شعرا نے ابد اور صمد کے ساتھ اس کا قافیہ باندھا ہے۔

عنوان نمبر ۳

اس کے بعد فاضل مصنف نے تیسرا عنوان قائم کیا ہے" الفاظ ذیل میں دو حرف متحرک ہیں" ان میں سے مندرجۂ ذیل الفاظ قابل توجہ ہیں۔ (علاوہ ان کے جن کو پہلے لکھا جا چکا ہے)

خذف۔ (بفتح اول و سکون ثانی) کنکری پھینک کر مارنا۔ عربی لفظ ہے۔ اُردو میں رائج نہیں۔

خزف (بفتحتین) یہ بھی عربی لفظ ہے۔ پکائی ہوئی مٹی۔ ٹھیکرا۔ ٹھیکری۔

طرف۔ بیشک بفتحتین ہے۔ مگر اساتذہ نے بسکون دوم بھی باندھا ہے۔ قاآنی کا شعر ہے:-

لب غنچۂ رخ لالہ برون آوردہ تبخالہ   زبس باران ازاں ژالہ بطرف گلشن و صحرا

اُردو میں بفتحتین ہی صحیح ہے۔

عنوان نمبر ۴

فاضل مصنف کا چوتھا عنوان ہے "الفاظ ذیل میں نون غنہ نہیں ہے" مندرجہ الفاظ میں مجھے اختلاف ہے پوچھا، کوارا، کواری، کیچوا، گھاس۔ ان الفاظ میں زبان اہل دہلی یقیناً نون غنہ ہے۔ اور بانون غنہ فصیح ہے۔

عنوان نمبر ۵
"الفاظ کی غلط تانیث"

تازہ۔ فرماتے ہیں کہ اس کی تانیث "تازی" غلط ہے" حالانکہ مؤنث کے لئے تازی کا لفظ عام طور پر رائج ہے۔ تازی روٹی، تازی ہوا، تازی چائے، تازی روشنائی، تازی مٹھائی وغیرہ۔ اہل دہلی کے لہجے میں یوں ہی فصیح ہے۔ (مزید وضاحت عنوان ۱۹ میں دیکھو)

ذرا۔ اس کو فاضل مصنف نے زائے ہوز سے لکھا ہے اور اس کی تانیث (ذری) کو غلط قرار دیا ہے۔ واضح ہو کہ یہ دونوں خیال سراسر غلط ہیں۔ ذرا تبدیل شدہ تلفظ ہے ذرہ کا معنی مقدار قلیل۔ کمتر، حقیر، اس معنی میں یہ لفظ اپنی اصلی صورت میں (بہ تشدید را و ہائے مختفی) متقدمین کے کلام میں موجود ہے۔ دیکھو کلیات سودا مطبوعہ نولکشور صفحہ ۲۲۴ و ۳۱۲۔

قائم سے زمیں کے ذرہ جو اچک جائے عنان ۔۔۔ مالے جوں رُئے زمیں پشت فلک کو وہ کھندل

جامہ پہنے ہوں جس کے دامن کو ۔۔۔ ذرہ آلودگی کہیں سے نہیں

بہادر شاہ ظفر کہتے ہیں:۔

الطاف و کرم غیروں پہ رہتا ہے تمہارا ۔۔۔ تم جلتے ذرہ بھی نہیں مان کسی کا

سن لے او کافر بدکیش ذرا دھیان سے بات ۔۔۔ جھوٹ کہتے نہیں ہم کہتے ہیں ایمان سے بات

(دیوان اوّل)

(باقی آئندہ)